REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

بحور شتیہ فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۰ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳
سہ ماہی ۷
خطبہ نمبر ۵
بیرون پاکستان سالانہ ۴۵

ربوہ

جلد ۵۱/۱۶ ۔ ۲۰ اخاء ۱۳۴۱ ہش ۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۲ء ۔ نمبر ۲۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۱۹ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اعصابی بے چینی کی تکلیف رہی جیسے معمول تین مرتبہ حضور کو چلنے کی مشقیں کرائی گئیں۔ اور مالش کی گئی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ اکتوبر آج حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی عام طبیعت کل جیسی ہی ہے ۔ گزشتہ رات ضعف بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ موصوفہ کو جلد کامل طور پر صحت عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب تک رسول اللہ کی اطاعت اور اسلام کا نمونہ اپنے اندر پیدا نہ کرو مطمئن نہ ہو

انسان اللہ تعالیٰ کا محبوب نہیں بن سکتا جب تک رسول اللہ کی سچی اطاعت و متابعت نہ کرے

"یہ بڑی غور طلب بات ہے۔ اس کو سرسری نہ سمجھو۔ مسلمان بننا آسان نہیں ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اسلام کا نمونہ جب تک اپنے اندر پیدا نہ کرو مطمئن نہ ہو۔ یہ صرف چھلکا ہی چھلکا ہے اگر بدوں اتباع مسلمان کہلاتے ہو۔ نام اور چھلکے پر خوش ہو جانا دانشمند کا کام نہیں ہے کسی یہودی کو ایک مسلمان نے کہا کہ تو مسلمان ہو جا۔ اس نے کہا تو صرف نام ہی پر خوش نہ ہو جا۔ میں نے اپنے لڑکے کا نام خالد رکھا تھا اور شام سے پہلے ہی اسے دفن کر آیا۔ پس حقیقت کو طلب کرو۔ نرے ناموں پر راضی نہ ہو جاؤ۔ کس قدر شرم کی بات ہے کہ انسان عظیم الشان نبی کا امتی کہلا کر کافروں کی سی زندگی بسر کرے۔ تم اپنی زندگی میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نمونہ دکھاؤ۔ وہی حالت پیدا کرو اور دیکھو اگر وہی حالت نہیں ہے تو تم طاغوت کے پیرو ہو۔

غرض یہ بات اب بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض و غایت ہونی چاہئیے کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ ہو اور خدا کی محبت نہ ملے کامیابی کی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اور یہ امر پیدا نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ کی سچی اطاعت اور متابعت نہ کرو۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے دکھا دیا ہے کہ اسلام کیا ہے؟ پس تم وہ اسلام اپنے اندر پیدا کرو تا کہ تم خدا کے محبوب بنو۔"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

مبلغ سکنڈے نیویا مکرم سید کمال یوسف صاحب ربوہ واپس تشریف لے آئے

ریلوے سٹیشن پر اہل ربوہ کی طرف سے پرخلوص خیر مقدم

ربوہ ۱۹ اکتوبر۔ مبلغ اسکنڈے نیویا مکرم سید کمال یوسف صاحب سکنڈے نیوین ممالک میں ساڑھے چھ سال تک بہت کامیابی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل مورخہ ۱۸ اکتوبر کی شام کو خیبر ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں ریلوے اسٹیشن پر پہنچ کر آپ کو پرخلوص طور پر خوش آمدید کہا اور بکثرت پھولوں کے ہار پہنا کر آپ کی کامیاب مراجعت پر آپ کو دلی مبارکباد پیش کی۔ دیگر احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر (باقی صفحہ ۶)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع شروع ہو گیا

ناصرات کے پروگرام کا افتتاح حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے فرمایا

ربوہ ۱۹ اکتوبر۔ آج صبح لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع شروع ہو گیا جس کا افتتاح پروگرام حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے فرمایا۔ اجتماع کا پہلا دن ناصرات الاحمدیہ کے لئے مخصوص ہے۔ اس لئے صبح ۷ بجے سے ۸ بجے تک ناصرات کے کھیلوں کے مقابلے ہوئے اس کے بعد لجنہ اماء اللہ کے ہال میں ان کا پہلا اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے ناصرات سے خطاب فرمایا۔ ناصرات الاحمدیہ کا اجتماع آج شام کو چھ بجے اختتام پذیر ہو جائیگا اور کل سے لجنہ اماء اللہ کے اجتماع کا پروگرام شروع ہوگا جو ۲۱ اکتوبر تک جاری رہے گا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰؍ اکتوبر ۶۲ء

نوجوانوں کی قوتِ عمل سے ہی قومیں ترقی کرتی ہیں

کل سے خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے اور امید ہے کہ تمام مجالس کے نمائندے اور دیگر خدام شوق و ذوق سے اجتماع میں حصہ لینے کیلئے آ رہے ہیں۔ دراصل یہ اجتماع خدام کیلئے ایک طرح سے امتحان گاہ اور ایک طرح سے تجربہ گاہ بھی ہے۔ امتحان گاہ اس طرح کہ معلوم ہو جائے کہ گزشتہ اجتماع سے جو کچھ انہوں نے سیکھا تھا اس پر کہاں تک عمل کیا ہے اور تجربہ گاہ اس لحاظ سے کہ جو کچھ انہوں نے پہلے نہیں سیکھا تھا وہ اب سیکھ سکیں اور مختلف مقامات کے خدام ایک دوسرے کے حالات اور سرگرمیوں سے واقفیت حاصل کریں اور اپنی کمیاں پوری کرنے کا عزم لے کر واپس جائیں اور سال میں جو خوبیاں انہوں نے خود سمیٹی ہیں اس کا نمونہ دوسروں کے سامنے رکھیں اور اس طرح تمام جماعتوں کے خدام ایک ہموار اور متواتر ترقی کی منازل طے کرتے ہوئے فخرِ قوم بن جائیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ دراصل جماعت کی ریڑھ کی ہڈی کے مترادف ہے یا کہنا چاہیئے کہ جماعتی جد و جہد کی منبع حرکت (Power house) ہے

آج تک دنیا میں جتنے پُر امن یا شورش پسند انقلابات ہوئے ہیں خواہ ان کی رہنمائی ادھیڑ اور عمر رسیدہ لوگوں ہی نے کیوں نہ کی ہو سب کے سب نوجوانوں کی قوتِ عمل سے ہی ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

یہ درست ہے کہ امور مہمہ کے صحیح لائحہ عمل اور صراطِ مستقیم کی نشاندہی تجربہ کار اور آزمودہ کار بزرگ ہی کر سکتے ہیں لیکن ان کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے جو قوتِ عمل درکار ہے وہ نوجوانوں ہی کی قوتِ عمل ہوتی ہے اور اس لئے ان کی کامیابی کی ذمہ داری بھی نوجوانوں پر ہی پڑتی ہے تاہم اندھی قوتِ عمل بجائے فائدہ کے اکثر نقصان رساں ہو جاتی ہے اس لئے یہ زمانہ ہی وہ زمانہ ہے جب تعلیم و تربیت کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ قدم تو آخر ضرور کسی طرف اٹھنا ہے مگر اس کو سنبھال کر اٹھانا اور سیدھی راہ پر اٹھانا کارے دارد والا معاملہ ہے۔ اگر اس وقت غلط قدم اٹھ جاتا ہے تو پھر آخر تک اس کا اثر قائم رہتا ہے۔ اس لئے اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ نوجوانوں کی قوتِ عمل کو صحیح سانچے میں ڈھالا جائے۔ چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی تعلیم و تربیت کے لئے ہی نوجوانوں کی جداگانہ مجلس خدام الاحمدیہ کے نام سے قائم کی ہے تاکہ وہ جماعت کے مفوضہ کام کو صحیح طریق سے سرانجام دے سکیں اور اپنی قوتِ عمل کو بیکار ضائع نہ کریں۔

اس لحاظ سے سالانہ اجتماع جوانانِ قوم کے لئے ایک عظیم تجربہ گاہ ہے۔ یہ ایک عظیم موقعہ ہے جس میں قوم کے نوجوان اپنی حاصل کردہ تعلیم و تربیت کا مظاہرہ کر سکتے ہیں اور یہ دکھا سکتے ہیں کہ وہ واقعی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی توقعات کا آئینہ ہیں جن کے سپرد قوم کے امور مہمہ کئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے یاد رکھو کہ یہ محض کھیل کود کا میدان نہیں ہے اور نہ یہ کوئی بیکار جشن اور تفریح گاہ ہے کہ دو چار دن رونق کے گزار لئے اور بس۔ یہ آپ کی قوتِ عمل کا امتحان ہے کہ معلوم کیا جائے کہ آپ کو کس طرح اپنی زندگی گزارنا چاہیئے تاکہ جماعت کے مقاصد تکمیل کو پہنچیں۔ آپ نے یہاں یہ سیکھنا ہے کہ آپ کو بطور ایک فعال جماعت کے فرد کے اپنی زندگی کس طرح اللہ تعالیٰ کے کام کے لئے وقف کرنی چاہیئے اور کس جوش سے آپ کو یہ کام سرانجام دینا چاہیئے تاکہ آپ کی زندگی کا کوئی ایسا لمحہ نہ ہو جو اللہ تعالیٰ کے کام میں صرف نہ ہو۔ آپ کے ذمہ اللہ تعالیٰ کا وہ کام ہے جس کے لئے یہ جماعت کھڑی ہوئی ہے۔ ایسے جذبات سے دلوں کو معمور کر کے واپس جائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ دوسرے اجتماع تک ایک قابلِ قدر ریکارڈ بنا لیں گے اور اس طرح ہر سال آگے آگے قدم رکھتے ہوئے آپ اس منزل کو پا لیں گے جو ہمارے پیشِ نظر ہے۔

ہم ان توقعات کے ساتھ تمام مجالس کے نمائندگان اور دوسرے دوستوں کا جو اجتماع میں شمولیت کے لئے مختلف مقامات سے تشریف لا رہے ہیں خیر مقدم کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ وہ اپنا فرض ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

آخر میں ہم اس تعلق میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تقریر فرمودہ کوئٹہ مورخہ ۸ر جولائی ۱۹۵۰ء کے اقتباسات درج کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ ہمیں کہاں تک قربانی کرنی چاہیئے۔ فھو ھذا۔

"ہمیں نوجوانوں میں یہ احساس پیدا کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ کبھی بھی یہ نہ سمجھیں کہ وہ پہلوں سے بڑھ نہیں سکتے۔ پس اپنے اندر حقیقی روحانیت اور خدا تعالیٰ کا سچا عشق پیدا کرو اور اس بارہ میں کسی بڑی سے بڑی مشکل اور مصیبت کی بھی پرواہ نہ کرو۔ ۔ ۔ حضرت نظام الدین صاحب اولیاءؒ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ ایک دفعہ کہیں جا رہے تھے۔ آپ کے ساتھ آپ کے ایک بڑے مخلص مرید بھی تھے جن کو آپ کا اپنے بعد خلیفہ بنانے کا ارادہ تھا اور ان کے علاوہ آپ کے اور بھی مرید تھے۔ رستہ میں آپ کو ایک خوبصورت بچہ نظر آیا۔ آپ کھڑے ہو گئے اور اس بچہ کو بوسہ دیا۔ آپ کو بوسہ دیتے دیکھ کر آپ کی نقل میں آپ کے مریدوں نے بھی اس بچہ کو بوسہ دینا شروع کر دیا مگر وہ بڑے مرید جن کو آپ کا اپنے بعد خلیفہ بنانے کا ارادہ تھا وہ ایک طرف کھڑے رہے اور انہوں نے بوسہ دینے میں آپ کی اتباع نہ کی۔ جب آگے چلے تو دوسرے مریدوں نے آپس میں چہ میگوئیاں شروع کر دیں کہ یہ بڑا مخلص بنا پھرتا ہے حضرت نظام الدین صاحب اولیاء نے اس بچہ کو بوسہ دیا مگر اس نے آپ کی اتباع نہیں کی۔ وہ چپ رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ کچھ دور آگے گئے تو ایک بڑھبھونجا دانے بھون رہا تھا اس نے آگ میں پتے ڈالے تو ایک شعلہ اونچا ہوا۔ حضرت نظام الدین صاحب اولیاءؒ آگے بڑھے اور آگ میں منہ ڈال کر اسے چوم لیا۔ اس پر وہ مرید بھی آگے بڑھا اور اس نے بھی آگ کو چوم لیا اور باقی مریدوں کو اشارہ کیا کہ وہ بھی آگ کو چومیں مگر وہ سب پیچھے ہٹ گئے اور ان میں سے کوئی بھی آگے نہ بڑھا۔ پہلے تو ایک بچہ تھا اور وہ خوبصورت لگتا تھا۔ جب حضرت نظام الدینؒ نے اسے بوسہ دیا تو آپ کی اتباع میں انہوں نے بھی اسے چوم لیا مگر یہاں تو ڈاڑھی اور بال جل جانے کا خطرہ تھا اس لئے وہ یہاں آپ کی نقل کرنے کیلئے تیار نہ ہوئے۔ حالانکہ اگر سچا عشق ہو تو انسان ہر قسم کے خطرات میں اپنے آپ کو جھونک دیتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ تمہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ماموریں کی جماعتوں پر ابتلاء بھی آتے ہیں اس لئے انہیں ان ابتلاؤں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے جیسے افغانستان میں ہمارے پانچ آدمیوں پر ابتلاء آیا اور انہوں نے اپنی جانیں پیش کر دیں۔ امیر عبدالرحمان کے زمانہ میں عبدالرحمان خان صاحب پر ابتلاء آیا اور وہ اپنی بات پر ڈٹے رہے۔ امیر حبیب اللہ خان کے زمانہ میں صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب پر ابتلاء آیا اور وہ اپنی بات پر ڈٹے رہے۔ امیر امان اللہ خان کے زمانہ میں نعمت اللہ خان صاحب اور ان کے دو ساتھیوں پر ابتلاء آیا اور وہ تینوں اپنی بات پر ڈٹے رہے مگر یہاں پانچ کا سوال نہیں بلکہ اصل دیکھنے والی بات یہ ہے کہ پانچ آدمیوں پر ابتلاء آیا اور پانچ میں سے پانچ ہی اس کے مقابلہ میں ڈٹے رہے اور اگر پانچ کے پانچ ڈٹے رہے ہیں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر وہاں سو آدمی بھی ہوتا تو وہ سو کا سو ڈٹا رہتا۔ اگر ہزار آدمی ہوتا تو ہزار بھی ڈٹا رہتا کیونکہ جتنی مثالیں ہمارے سامنے ہیں ان میں ایک بھی ایسی مثال نہیں کہ کسی کو ایسا ابتلاء پیش آیا ہو جس میں اس کی جان کا خطرہ ہو اور وہ اپنی بات پر ڈٹا نہ رہا ہو۔ تمہیں بھی یہ چیز اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ جب بھی کوئی سچائی دنیا میں آتی ہے اس کے ماننے والوں کو قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ امیر خسرو کا ایک شعر ہے کہ

کشتگانِ خنجرِ تسلیم را
ہر زماں از غیب جانے دیگر است

یعنی لوگ تو ایک دفعہ مرتے ہیں مگر جو اپنی مرضی خدا تعالیٰ کی مرضی پر چھوڑ دیتے ہیں ان پر ہر روز نئی موت آیا کرتی ہے کیونکہ ہر موقعہ پر انہیں خدا تعالیٰ کی آواز آتی رہے گی اور وہ اس پر لبیک کہتے رہیں گے۔ پس اگر تم بھی خدا تعالیٰ کا سچا بندہ بننا چاہتے ہو تو تم اس بات کے لئے اپنے آپ کو تیار کرو بلکہ ایسے موقع پر خوشی کی ایک لہر تمہارے چہروں پر دوڑ جائے اور تم ہر مصیبت کو انعام سمجھ کر قبول کرو۔"

درخواستِ دعا

میرے ماموں عبدالعزیز صاحب شاد کافی عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(نجم الدین کلرک دفتر ریویو انگریزی)

احمدیت کا پیغام

رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

بعض لوگوں نے غلطی سے یہ سمجھا کہ آپ کی تحریک بھی ویسی ہی ہے۔ جیسے آجکل کے صوفیا وغیرہ کی تحریک ہوتی ہے۔ کہ وہ ظاہری طور پر نماز روزہ پر زور دیتے ہیں اور اچھے بھلے آدمیوں کو خلوت میں بٹھا کر پردہ نشین عورتوں کی طرح بنا دیتے ہیں۔ اگر آپ ایسا کرتے تو یقیناً آپ بھی مغز کے نام سے ایک قشر کے حصول کی تحریک کرتے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ آپ نے جہاں دینی احکام پر زور دیا۔ وہاں اس بات پر بھی زور دیا۔ کہ دین اللہ کی طرف سے اسی لئے آیا کرتا ہے کہ وہ انسان کے ذہن کو جلا بخشے اور اس کے دماغ کو منور کرے اور اس کی عقل کو تیز کرے۔ آپ نے کہا کہ جو شخص سچے طور پر دین پر عمل کرتا ہے۔ اور بناوٹ سے کام نہیں لیتا۔ دین اس کے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کرتا ہے۔ دین اس کے اندر قوت عملیہ پیدا کرتا ہے۔ اور دین اس کے اندر ایثار اور قربانی کا مادہ پیدا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم دین کو اختیار کرو۔ تم نمازیں پڑھو۔ تم روزے رکھو۔ حج کرو۔ زکوٰۃ دو۔ لیکن وہ نمازیں پڑھو جو قرآن نے بتائی ہیں اور وہ روزے رکھو جو قرآن نے بتائے ہیں۔ اور وہ حج کرو جو قرآن نے بتایا ہے۔ اور وہ زکوٰۃ دو جو قرآن نے بتائی ہے۔ قرآن کریم تم سے اٹھک بیٹھک کا مطالبہ نہیں کرتا۔ نہ وہ تم سے بھوکے رہنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ نہ اپنا مال بے فائدہ چھوڑنے کا مطالبہ کرتا ہے نہ اپنا مال گنوانے کا مطالبہ کرتا ہے۔ قرآن کریم تو نماز کے متعلق یہ فرماتا ہے کہ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشآء والمنکر۔ نماز تم سے فحش اور منکر کو ترک کروا دیتی ہے۔ پس اگر وہ نتیجہ نہیں نکلتا جو نماز کا قرآن کریم نے بتایا ہے۔ تو تمہاری نماز نماز نہیں ہے۔ اور روزے کے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے کہ لعلکم تتقون۔ روزہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے تا تمہارے اندر تقویٰ اور اخلاق فاضلہ پیدا ہوں۔ پس اگر تم روزے رکھتے ہو۔ اور یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوتا تو معلوم ہوا کہ تمہاری نیت درست نہیں۔ اور تم روزہ نہیں رکھتے۔ بلکہ اپنے آپ کو بھوکا رکھتے ہو۔ اور خدا تعالیٰ کو تمہارا بھوکا رکھنا تو مطلوب نہیں۔ اور حج کے لئے فرماتا ہے کہ یہ بدی کے خیالات کو رد کرنے اور باہمی جھگڑوں کو دور کرنے کا ذریعہ ہے پس حج، رفث اور فسق اور جدال کو روکنے کے لئے ہے اور زکوٰۃ کے لئے فرماتا ہے۔ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا۔ زکوٰۃ تزکیہ فرد و قوم اور تطہیر قلب و افکار کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ پس جب تک یہ نتائج پیدا نہ ہوں۔ تمہارا حج اور تمہاری زکوٰۃ صرف دکھاوے کی ہیں۔ پس تم نماز پڑھو روزہ رکھو۔ حج کرو۔ زکوٰۃ دو۔ مگر تمہاری نماز اور روزے اور حج کو میں تب تسلیم کروں گا جب ان کا نتیجہ نکلے اور تم فحشاء اور منکر سے بچو۔ اور تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو اور رفث اور فسوق اور جدال سے کلی طور پر دور ہو جاؤ۔ اور تزکیہ فرد و قوم اور تطہیر قلب و افکار تم کو حاصل ہو۔ لیکن جس شخص کے اندر یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوگا میں اسے اپنی جماعت میں نہیں سمجھوں گا۔ کیونکہ اس نے قشر کو اختیار کیا۔ مغز کو اختیار نہیں کیا۔ جو خدا تعالیٰ کا مقصود تھا۔ اسی طرح تمام باقی عبادات کے متعلق آپ نے مغز پر زور دیا اور فرمایا کہ اسلام کا کوئی حکم ایسا نہیں جو حکمت کے بغیر ہو۔ خدا تعالیٰ آنکھوں کو نظر نہیں آتا۔ خدا تعالیٰ دل کو نظر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو ہاتھوں سے نہیں چھوا جاتا۔ خدا تعالیٰ کو محبت سے چھوا جاتا ہے پس مذہب کی غرض یہ نہیں کہ وہ صرف آنکھ اور ہاتھ پر حکومت کرے۔ بلکہ جب کبھی وہ آنکھ اور ہاتھ پر حکومت کرتا ہے۔ تو وہ دل اور جذبات کو صاف کرنے کے لئے حکومت کرتا ہے۔ تا کہ وہ قوتیں انسان کے اندر پیدا ہوں۔ جن سے وہ خدا تعالیٰ کو دیکھ سکے۔ اور جن سے وہ خدا تعالیٰ کو چھو سکے۔ اور وہ قوتیں پیدا ہوں کہ جن سے وہ خدا تعالیٰ کی آواز کو سن سکے غرض ان باتوں پر زور دے کر آپ نے ایک نیا راستہ اسلام کی ترقی کے لئے کھول دیا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ گو ایک چھوٹی سی جماعت پیدا ہوئی۔ مگر ایک ایسی جماعت پیدا ہو گئی جس نے دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور اسلام کی روحانی ترقی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانی بادشاہت کے قیام کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنی شروع کر دی آپ لوگ سوچیں تو سہی کہ کہاں احمدیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت اور کہاں عام مسلمانوں کا عظیم الشان گروہ۔ لیکن اسلام کی اشاعت اور اس کی ترقی کے لئے جو کچھ جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ کیا باقی مسلمان جو ان سے ہزاروں گنا زیادہ ہیں۔ ان سے نصف یا چوتھا حصہ بھی کر رہے ہیں؟ آخر یہ تبدیلی کیوں ہوئی؟ اسی لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے احمدیوں پر زور دیا تھا کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں یہ حقیقت احمدیوں پر کھل گئی۔ تو ان کے اعمال ایک نئے قسم کے اعمال ہو گئے ایک سچے احمدی کی نماز وہ نماز نہیں۔ جیسی ایک عام مسلمان نماز پڑھتا ہے۔ شکل وہی ہے کلمات وہی ہیں۔ لیکن مغز اور ہے۔ احمدی نماز کو نماز کی خاطر پڑھتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق بڑھانے کے لئے پڑھتا ہے شاید کوئی کہے کہ کیا باقی لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق بڑھانے کے لئے نماز نہیں پڑھتے؟ میرا جواب یہ ہے کہ ہرگز نہیں۔ اگر آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس وقت مسلمانوں میں بدقسمتی سے یہ خیال پیدا ہو چکا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ براہ راست تعلق پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ مسلمانوں کو عام طور پر یہ غلطی لگ رہی ہے۔ کہ نہ خدا تعالیٰ آج بندوں سے بولتا ہے اور نہ بندے خدا تعالیٰ سے کوئی بات منوا سکتے ہیں۔ ایک صدی سے زیادہ عرصہ گزرا کہ الہام الٰہی کے نزول سے مسلمان منکر ہو چکے ہیں۔ بے شک اس سے پہلے مسلمانوں میں وہ لوگ موجود تھے جو کلام الٰہی کے نازل ہوتے رہنے کے قائل تھے۔ قائل ہی نہیں وہ اس بات کے بھی مدعی تھے۔ کہ خدا تعالیٰ ان سے باتیں کرتا ہے۔ لیکن ایک صدی سے مسلمانوں پر یہ آفت نازل ہوئی ہے۔ کہ وہ کلی طور پر کلام الٰہی کے جاری رہنے سے منکر ہو گئے بلکہ بعض علماء نے تو اس حقیقت کے اظہار کو کفر قرار دے دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر دنیا کے سامنے یہ دعوےٰ پیش کیا کہ مجھ سے خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے اور مجھ سے ہی نہیں۔ بلکہ جو شخص میری اتباع کرے گا اور میرے نقش قدم پر چلے گا اور میری تعلیم کو مانے گا اور میری ہدایت کو قبول کرے گا۔ خدا تعالیٰ اس سے بھی باتیں کرے گا۔ آپ نے متواتر خدائی کلام کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور اپنے ماننے والوں میں تحریک کی کہ تم بھی خدا تعالیٰ کے ان انعامات کو حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ آپ نے فرمایا مسلمان پانچ وقت خدا تعالیٰ سے یہ دعا مانگتا ہے کہ

اھدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت
علیھم

اے خدا تو ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام نازل کئے تھے۔ یعنی سابق انبیاء کرام۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اس کی یہ دعا ہمیشہ ہمیش کے لئے رائیگاں جاتی اور خدا تعالیٰ مسلمانوں میں سے کسی کے لئے بھی وہ راستہ نہ کھولتا۔ جو پہلے نبیوں کے لئے کھولا گیا تھا۔ اور کسی شخص سے بھی اس طرح کلام نہ کرتا جس طرح پہلے نبیوں سے کلام کرتا تھا۔ اس طرح آپ نے اس جمود کو کلی طور پر دور کر دیا۔ جو مسلمانوں کے دلوں پر طاری تھا۔ میں نہیں کہتا کہ ہر احمدی مگر میں یہ ضرور کہتا ہوں کہ ہر وہ احمدی جو

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

مورخہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا۔

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

احباب جماعت ابھی سے عزم کر لیں کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونگے۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقصد کو پوری طرح سمجھ گیا وہ نماز کو اس طرح نہیں پڑھتا کہ گویا وہ ایک فرض ادا کر رہا ہے۔ وہ نماز کو اس طرح پڑھتا ہے کہ گویا وہ خدا تعالیٰ سے کچھ لینے گیا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ سے ایک نیا تعلق پیدا کرنے کے لئے گیا ہے اور اس ارادہ کے ساتھ جو شخص نماز پڑھے گا۔ سمجھ میں آسکتا ہے کہ اس کی نماز اور دوسرے لوگوں کی نماز یکساں نہیں ہو سکتی۔ آپ نے خدا تعالیٰ کے تعلق پر اس حد تک زور دیا کہ فرمایا میرے دعوے کے ماننے کے لئے خدا تعالیٰ نے بہت سے دلائل دیئے ہیں۔ مگر میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ تم ان دلائل کو سوچو اور ان پر غور کرو۔ اگر تم ان دلائل پر سوچنے اور غور کرنے کا موقع نہیں پاتے۔ یا اس کی ضرورت نہیں سمجھتے یا یہ خیال کرتے ہو کہ شاید ہماری عقل ان باتوں کے متعلق فیصلہ کرنے میں کوئی غلطی کر جائے تو میں تمہیں اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ تم اللہ تعالیٰ سے میرے متعلق دعا کرو اور خدا تعالیٰ سے ہدایت چاہو کہ اگر یہ سچا ہے تو ہماری راہنمائی فرما اور اگر یہ جھوٹا ہے تو ہمیں اس سے دور رکھ۔ اور فرمایا کہ اگر کوئی شخص سچے دل سے بغیر تعصب کے کچھ دن اس قسم کی دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے لئے ہدایت کا رستہ کھول دے گا اور میری صداقت اس پر روشن کر دے گا۔ سینکڑوں اور ہزاروں آدمی ہیں جنہوں نے اس طرح کوشش کی اور خدا تعالیٰ سے روشنی پائی۔ یہ کتنی بڑی روشن دلیل ہے۔ انسان اپنی عقل میں غلطی کر سکتا ہے۔ لیکن خدا تو اپنی راہنمائی میں غلطی نہیں کر سکتا اور کیسا یقین ہے اپنی سچائی پر اس شخص کو جو اپنی صداقت کے پہچاننے کے لئے اس قسم کا طریق فیصلہ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے۔ کیا کوئی جھوٹا یہ کہہ سکتا ہے کہ جاؤ اور خدا سے میرے متعلق پوچھو؟ کیا کوئی جھوٹا شخص یہ خیال کر سکتا ہے کہ اس قسم کا فیصلہ میرے حق میں صادر ہوگا؟ جو شخص خدا کی طرف سے نہیں لیکن اس قسم کے طریق فیصلہ کو تسلیم کرتا ہے وہ تو گویا اپنے خلاف خود ہی ڈگری دے دیتا ہے۔ اور اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارتا ہے مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیشہ ہی دنیا کے سامنے یہ بات پیش کی کہ میں اپنے ساتھ ہزاروں دلائل رکھتا ہوں لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر تمہاری ان دلائل سے تسلی نہیں ہوتی تو نہ میری سنو اور نہ میرے مخالفوں کی سنو۔ خدا تعالیٰ کے پاس جاؤ اور اس سے پوچھو کہ آیا میں سچا ہوں یا جھوٹا ہوں۔ اگر خدا تعالیٰ کہہ دے کہ میں جھوٹا ہوں تو بے شک جھوٹا ہوں لیکن اگر خدا تعالیٰ یہ کہے کہ میں سچا ہوں تو پھر تمہیں میری سچائی کے قبول کرنے سے کیا انکار ہے؟

اے عزیزو! یہ کتنا سیدھا اور راستبازی کا طریق فیصلہ تھا ہزاروں نے اس سے فائدہ اٹھایا اور تمام وہ لوگ جو اس طریق فیصلہ کو اب بھی قبول کریں اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اس طریق فیصلہ میں درحقیقت یہی حکمت کارفرما تھی کہ آپ سمجھتے تھے دین دنیا پر مقدم ہے۔ آپ فرماتے تھے خدا تعالیٰ نے مادی چیزوں کو دیکھنے کے لئے آنکھیں دی ہیں مادی چیزوں کے سمجھنے کے لئے عقل بخشی ہے اور مادی اشیاء کو دکھانے کے لئے اس نے اپنا سورج پیدا کیا ہے اور ستارے پیدا کئے ہیں۔ پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ روحانی چیزوں کے دکھانے کے لئے اس نے کوئی رستہ تجویز نہ کیا ہو یقیناً جب کبھی بھی کوئی شخص اس سے روحانی چیزوں کے دیکھنے کی خواہش کرتا ہے خدا تعالیٰ اس کے لئے رستہ کھول دیتا ہے وہ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا جو لوگ بھی ہم کو ملنے کی خواہش رکھتے ہوئے جد و جہد سے کام لیتے ہیں ہم انکو ضرور اپنا رستہ دکھا دیتے ہیں

حفظ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے

وصیت کے لئے بڑی اہم شرط تقویٰ ہے۔ اور تقویٰ اس بات کا متقاضی ہے کہ ہر ایک احمدی دوست جنہوں نے وصیت کی ہے۔ وہ اپنی وصیت کو قائم رکھنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے علاوہ اور امور میں اپنی عملی اصلاح کے مسلسل اور متواتر مالی قربانی کرتے رہیں۔ اور دنیوی ضروریات اور حاجات پر اس کو ترجیح دیتے رہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو وصیت کرنے کی توفیق عطا کر کے دوسرے احمدی دوستوں پر جو فوقیت اور فضیلت بخشی ہے اس کو قائم و دائم رکھنے کے لئے اپنی انتہائی کوشش کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ دنیوی ضروریات کے التواء سے انہیں اگر کسی وقت کچھ تنگی اور تکلیف بھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی رضاء کے حصول کے لئے اسے برداشت کریں۔ کیونکہ ان کا عہد اور اقرار یہ ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ اس عہد کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی موصی مومن کے لئے یہ زیبا نہیں ہے کہ مشکلات اور ابتلاؤں کے وقت میں ہمت ہار بیٹھے اور دنیاوی ضروریات کے انصرام کے لئے وصیت کے چندہ کی بروقت ادائیگی کو التواء میں ڈال دے۔ اگر وہ چند مرتبہ ایسا کرے گا تو اندیشہ ہے کہ اسے بقایا دار بننے کی عادت ہو جائے گی۔ جو اس کے لئے مشکلات کا موجب ہوگی۔ یہ کوئی خیالی بات نہیں ہے۔ بلکہ دفتر کے ریکارڈ میں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ بقایا دار دوست اسی طرح بقایا دار بنتے ہیں۔ اس لئے حصہ آمد کے موصی اصحاب کو چاہیئے کہ اپنی وصایا کا حساب صاف رکھنے کے لئے اپنی ماہوار آمدنی سے حصہ آمد کی رقم فوراً الگ کر کے مقامی سیکرٹری مال کے سپرد کر دیا کریں گویا جس طرح ان کو غیر موصی اصحاب پر فضیلت حاصل ہے۔ اسی طرح وہ حصہ آمد کی ادائیگی کو بھی دیگر ہر قسم کی ضروریات اور دیگر مالی تحریکات پر فوقیت دیں۔ تاکہ ان کا عہد "دین کو دنیا پر مقدم" کرنے کا شاندار طور پر پورا ہوتا رہے۔ اور اس میں کسی قسم کا تخلف نہ ہو

خاکسار نے دیگر مالی تحریکات پر حصہ آمد کو فوقیت دینے کا جو اشارہ کیا ہے۔ اس کا جواز حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مندرجہ ذیل ارشاد میں ہے۔

"وصیت کی معافی کا حق مجھے بھی حاصل نہیں۔ یہ تو حضرت مسیح موعود کا بنایا ہوا قانون ہے۔ اور الٰہی حکم سے ہی تھا۔ میں ان چندوں کو معاف کر سکتا ہوں اور کر دیتا ہوں جو میری طرف سے مقرر کئے جائیں۔"

اس ارشاد سے حصہ آمد کو دوسری مالی تحریکات پر فوقیت ہے وہ ظاہر ہے اور حفظ مراتب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

میری مدد کیلئے فرشتے آسمان سے اتاریگا

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز احباب جماعت کے نام ایک پیغام میں تحریر فرماتے ہیں :-

"یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں۔ کپڑے بیچنے پڑیں۔ میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے۔ خدا تعالیٰ ان کو الگ کر دے گا۔ جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتار دے گا۔

پس میں اتمام حجت کیلئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں۔ تاکہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو۔"

الفضل ۲۷ / ۲ / ۵۸

(ناظم مال وقف جدید)

ضرورت اساتذہ

احمدیہ سیکنڈری سکول گھانا کے لئے بیالوجی۔ فزکس۔ انگلش لٹریچر۔ انگلش Language کے اساتذہ درکار ہیں۔ امیدوار کا اپنے مضمون میں کم از کم سیکنڈ کلاس ایم۔ اے ہونا ضروری ہے۔

خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں مع Certified Testimonials اور ڈگریوں کے Photo stat مع نقول دفتر تبشیر کو فوری طور پر بھیجیں۔ تنخواہ معقول ہوگی۔ تجربہ کار احباب کو ترجیح دی جائیگی۔

(وکالت تبشیر)

مرکز سے دور لوگ

جو لوگ مرکز سے دور ہیں انہیں اپنے مرکز کے حالات معلوم کرنیکی تڑپ رہتی ہے۔ الفضل ایسے احباب کو ذہنی لحاظ سے مرکز کے قریب کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔

آج ہی اپنے نام الفضل جاری کروا کر اس دوری کو دور کرنے کا سامان کیجیئے۔

(مینجر الفضل ربوہ)

میرے بزرگ و محترم والد صاحبؓ

(از محترمہ زینب حسن صاحبہ بنت حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ)

: آخری قسط :

غذا کی سادگی اور کم خوری

ہمارے خاندان کے مردوں میں ہچکی کا مرض خاندانی معلوم ہوتا ہے۔ میرے دادا جان کا انتقال کثرت ہچکی سے ہوا اور میرے تین چچا بھی جو کہ والد صاحب سے چھوٹے تھے ان سے بہت عرصہ قبل کثرت ہچکی ضعف قلب اور بلڈ پریشر کی زیادتی اور فالج وغیرہ جیسے امراض میں مبتلا ہو کر فوت ہوئے میرے خیال میں والد صاحب کی درازی عمر اور غیر معمولی طور پر اچھی صحت کا راز نہ صرف خدمت دین و خدمت خلق اللہ میں تھا بلکہ غذا کی سادگی اور کم خوری میں بھی تھا علی الخصوص حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب سے تحریک جدید جاری کی اور ایک سالن کھانے کی تلقین کی اس وقت سے انھوں نے اس پر اس شدت سے عمل کیا حیرت ہوتی ہے ان کا معمول تھا کہ ایک ہی دفعہ تھوڑا سا کھانا پلیٹ میں لیتے جسے کہ انگریزی میں "Helping" کہتے ہیں میں نے انھیں کبھی دوسری "Helping" لیتے نہیں دیکھا اور اس محدود اور قلیل پہلی اور آخری "Helping" میں صرف ایک ہی سالن ہوتا بعض دفعہ ہم لوگ یا اور کوئی فرط محبت سے کسی اور دوسرے سالن میں سے اگر ایک چمچہ بھر بھی ان کی پلیٹ میں ڈال دیتا تو اسے ہاتھ سے ایک طرف کر دیتے اور بغیر کھائے چھوڑ دیتے

تازہ سلاد اور ساگ پیاز مولی گاجر وغیرہ سے والد صاحب سختی سے اجتناب کرتے ایک دفعہ دریافت کرنے پر فرمایا کہ میرے ان سے پرہیز کرنے کی وجہ فطری نفرت نہیں بلکہ یہ ہے کہ یہودیوں نے من و سلویٰ کے بجائے اللہ تعالیٰ سے پیاز ساگ اور ترکاریاں طلب کی تھیں لہٰذا میں ان غذاؤں کا کھانا پسند نہیں کرتا جو کہ یہودیوں نے من و سلویٰ کے عوض مانگیں

ایک نمایاں وصف

ان کے کیریکٹر کی ایک نمایاں خوبی یہ تھی کہ کسی شخص کی برائی یا مذمت قطعاً نہ سنتے اور کوئی ہم میں سے کسی کے عیب بیان کرتا تو فوراً توجہ ہٹا لیتے اور ایسی باتوں کو سننے یا ان پر یقین کرنے یا ان پر نوٹس لینے کے روادار نہ ہوتے اس معاملے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قدرت بھی ان کی ممد تھی والد صاحب بہت اونچا سنتے تھے اور بعض دفعہ جب آنکھ بند کر کے یاد الٰہی میں مصروف ہوتے تو جب تک کوئی ان کے جسم کو ہاتھ سے نہ ہلاتا ان کو لوگوں کے قریب آنے کا علم نہ ہوتا اس کا نتیجہ یہ تھا جو کوئی ان سے کچھ کہنا چاہتا تو کان کے قریب منہ لا کر زور سے کہتا ظاہر ہے کہ کسی کی چغلی اس طرح کرنا بہت شوخ فطرت انسان ہی کا کام ہے ہم لوگوں کی مجال نہ تھی کہ ایسا کرتے اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ والد صاحب حد سے زیادہ حسن ظن رکھتے تھے جس سے بعض لوگ ناجائز فائدہ اٹھاتے علی الخصوص تجارتی معاملات میں۔

آخری زمانہ میں انکی مالی حالت بہت سقیم ہو گئی تھی اور مالی ابتلاء متواتر آئے اور شیطان بعض لوگوں کے ذریعے ان کے دل میں وسوسہ ڈالتا مگر ان کے ایمان اور توکل علی اللہ اور زمانہ کی طرح زمانہ عسر میں بھی کامل طور پر تقدیر الٰہی پر کامل رضا کا نمونہ دیکھ کر حیرت ہوتی اور یہ یقین ہو جاتا کہ وہ دنیوی زندگی سے قطعی بے نیاز ہو چکے ہیں وفات کے وقت تک انھوں نے باوجود مالی معاملات میں بکثرت زیر بار ہونے کے حسب توفیق صدقہ و خیرات اور قرضداروں کے قرضوں کو معاف کرنے کا سلسلہ جاری رکھا اور

وما الحیوٰۃ الدنیا الا متاع

قلیل کے مطابق جو متاع مالی اپنے بعد چھوڑا وہ صرف ان کے اس بکثرت مقدار دینی لٹریچر کی شکل میں تھا جس کی تیاری میں انھوں نے اپنا تمام وقت اور مال صرف کر رکھا تھا

آخری ایام

دسمبر ۱۹۶۰ء میں جب میں سکندرآباد گئی تو والد صاحب کی صحت اور قوت میں نمایاں تحلیل اور انحطاط محسوس کیا جو عمر کا قدرتی تقاضا تھا اس وقت سے ہر دم دل کو ایک فکر لگی رہتی علی الخصوص اس وجہ سے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پاکستان سے ہندوستان جانے کی راہ میں جو سفری رکاوٹیں ہیں ان کی وجہ سے میں والد صاحب کی آخری وقت میں خدمت اور دیدار سے محروم رہ جاؤں دفعتہً ۲۶ جنوری ۱۹۶۲ء کو سکندرآباد سے میرے بڑے بھائی کا تار ملا "PAPA. WANTS. YOU."

اس تار کو پاکر میری جو کیفیت ہوئی وہ بیان سے باہر ہے میں اللہ تعالیٰ کا بے حساب شکر ادا کرتی ہوں کہ اس نے اپنے فضل سے بہت جلد سفر کے جو لوازمات تھے وہ بآسانی طے کر دیئے اور میں آٹھ گھنٹے کے ہوائی سفر کے بعد والد صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گئی الحمدللہ مجھے دیکھ کر کہا میں خدا کے فضل سے بالکل اچھا ہوں ہفتہ بھر بعد رمضان المبارک کا مہینہ شروع ہوا ان کے لئے روزے رکھنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا البتہ نماز و ذکر الٰہی میں وہ سب سے زیادہ مستعد تھے اور حسب عادت سارا وقت باوضو رہتے اور جیسے ہی وضو ٹوٹتا پھر وضو کر لیتے ایک دن جو کہ غالباً رمضان کی دسویں تاریخ تھی وضو کرنے وقت "WHITE TILES" کے چکنے فرش پر پیر پھسل پڑا اور زور سے زمین پر گر پڑے ہم پریشان ہو گئے مگر یہ اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی فضل تھا کہ بال تک بیکا نہیں ہوا۔

اس حادثے کے دس روز بعد غالباً ۱۹ دیں رمضان المبارک کو بعد طلوع شمس پسینے پر پسینہ آنا شروع ہوا پیٹ کے درد کی شکایت کی رفتہ رفتہ نیم غشی سی طاری ہونے لگی سالہا سال سے والد صاحب کا یہ دستور تھا کہ ہر سائل کو حسب ضرورت و استعداد کچھ نہ کچھ خیرات اپنے ہاتھ سے دیتے جس کی وجہ سے مقررہ اوقات پر دروازہ فقراء و مساکین کا ایک جم غفیر دروازے پر جمع رہتا اس دن بھی نیم بے ہوشی کی حالت میں کہ فقیروں کی موجودگی کا وقت تھا ان کا خیال آیا اس روز خود اٹھ کر اپنے ہاتھ سے تقسیم خیرات کی طاقت نہ پائی ہم لوگوں کو خیرات دینے کی ہدایت کی دو دن اور ایک رات اسی طرح درد اور بے چینی سے کاٹی۔

والد صاحب نے ایک رقم حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پیش کرنے کا ارادہ کیا تھا جس کا انھیں بہت فکر تھا مگر جیسا کہ اوپر لکھ آئی ہوں ان کی مالی حالت سقیم تھی اپنے مرحوم بھائی سیٹھ احمد علاؤالدین صاحب کی کمپنی کے سرمایہ میں ان کے مبلغ ۳۰ ہزار روپیہ کی مالیت کے حصے تھے چنانچہ نواب احمد نواز جنگ مرحوم کے فرزندان مسمی جانصاحب دوست محمد اور نور محمد کو بلوایا اور وصیت کی کہ ان کے حصص کی رقوم میں سے ایک رقم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ارسال کریں جب دونوں سعادتمند بھتیجوں نے باقرار صالح وعدہ کیا کہ وہ یہ رقم حضور کی خدمت میں بھجوائیں گے تو والد صاحب کی روح کو جو فکر دامن گیر تھا اس کو سکون ہوا فرمایا الحمدللہ اب میں اطمینان سے اس دنیا سے رخصت ہوتا ہوں۔

والدہ صاحبہ کو تو پہلے ہی سے یقین ہو گیا تھا کہ والد صاحب کا آخری سفر قریب ہے۔ والد صاحب ہم سب کو دلاسہ دیتے رہے اور اپنی اولاد کو نماز کی ادائیگی کی تاکید و نصیحت کرتے رہے اپنے دونوں پوتوں کو جو امریکہ میں ہیں بہت یاد کیا علی الخصوص صالح محمد کو جو حافظ قرآن ہے اور جو نہایت رقت آمیز طور پر دعائیں پڑھتا تھا۔

۲۶ فروری کو جب ادھر افطاری کی اذان ہوئی اور ہم لوگوں نے روزہ کھولا تو والد صاحب کی زبان سے "اللہ" کی ایک آواز نکلی اسی کے ساتھ ہی اپنی جان کو اللہ تعالےٰ کے حوالے کیا

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالےٰ ان کی روح پر بے شمار فضل اور رحمتیں نازل کریں اور جنت الفردوس میں انھیں اعلےٰ مدارج عطا فرمائے آمین

(زینب حسن بنت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحبؓ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی طبیعت ٹھیک نہیں رہتی جملہ احباب سے درخواست ہے کہ خاکسار کی صحت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(سید شاہ میر احمد شاہ کارکن مہمان خانہ ربوہ)

۲۔ میرا ان دنوں ایک مقدمہ ہائی کورٹ لاہور میں چل رہا ہے احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

ولی محمد چک ۵۰ ۳۳/۱۴ ضلع سرگودھا

نوٹ:- مکرم ولی محمد صاحب نے ایک مستحق کے نام سال بھر کے لئے خطبہ نمبر جاری کرایا ہے جزاہم اللہ

(مینیجر)

۳۔ میری ہمشیرہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ منشی نصیرالدین صاحب کریم نگر فارم تین ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں احباب جماعت اور درویشان دعا فرمائیں کہ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

والسلام حیدر خاں تنویر معرفت حاجی عبدالرحمن صاحب

(بمقام باندھی ضلع نوابشاہ)

۴۔ ملک عبدالغنی صاحب کا پوتا اور بندہ کا نواسہ "ٹائیفائڈ" میں مبتلا ہے احباب دعائے صحت فرمادیں۔ خاکسار رفیق احمد

(محمود آباد - جہلم)

انصار اللہ کے مرکزی سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۶-۲۷-۲۸ اکتوبر میں ہر مجلس کی نمائندگی ضروری ہوگی

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ

جماعت احمدیہ کراچی کے زیر اہتمام کامیاب جلسہ

محترم مولانا ابو العطاء صاحب اور شیخ مبارک احمد صاحب کی پر اثر تقاریر

جماعت احمدیہ کراچی نے مورخہ ۲ ر اکتوبر بمقام جہانگیر روڈ کراچی میں ایک پبلک جلسہ کا انتظام کیا۔ جلسہ کی کارروائی مورخہ ۲ ر اکتوبر ۱۹۶۲ء بوقت ۷½ بجے شام تھیوسوفیکل ہال میں زیر صدارت مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی شروع ہوئی۔ تلاوت کلام پاک عبد الباسط صاحب مربی سلسلہ نے فرمائی بعدہٗ نسیم احمد صاحب نے درثمین سے "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا" والی نظم خوش الحانی سے پڑھی ازاں بعد سید سخاوت شاہ صاحب سیکرٹری اصلاح و ارشاد نے جلسہ کی غرض و غایت واضح فرمائی۔ خاکسار نے فاضل مقررین مولانا ابو العطاء صاحب اور شیخ مبارک احمد صاحب کا تعارف حاضرین سے کرایا

اس کے بعد شیخ مبارک احمد صاحب نے "اسلام افریقہ میں" کے موضوع پر ایک دلچسپ اور پر از معلومات لیکچر دیا آپ نے افریقہ میں اسلام کی ترقی۔ جماعت احمدیہ کی خدمات اور ڈاکٹر ملبگرا ہم کو چیلنج دینے کے واقعات تفصیلاً بیان فرمائے جنہیں سامعین نے نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنا۔

مکرم شیخ صاحب کی تقریر کے بعد مولانا ابو العطاء صاحب نے "فضائل اسلام" کے موضوع پر حاضرین سے خطاب فرمایا آپ نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے ساتھ ساتھ اسلام کے دس فضائل نہایت احسن رنگ میں حاضرین کے سامنے بیان فرمائے

مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے صدارتی خطاب میں تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی مساعی کا تذکرہ فرمایا اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ حاضرین نہایت ہی خاموشی اور توجہ سے تقاریر سنتے رہے۔ مجلس میں مختلف مکتب خیال کے ایک ہزار سے زائد افراد موجود تھے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(والسلام خاکسار سید سخاوت علی سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کراچی)

نعم البدل

میرے داماد عزیز محمد یحییٰ صاحب پسر شیخ محمد اسمٰعیل صاحب میر سادی کا بچہ انیس احمد جس کی عمر ۸ ماہ تھی آناً فاناً ہی بیمار ہو کر فوت ہو گیا جس کی وجہ سے میری لڑکی امتہ الرشید کو بالخصوص بہت صدمہ ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نعم البدل عطا فرمائے اور صبر جمیل کی توفیق دے۔

(محمد یامین تاجر کتب ربوہ)

دعائے مغفرت

مورخہ ۸/۱۰/۶۲ بروز سوموار بوقت پانچ بجے شام کو میری ہمشیرہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ ملک محمد انور صاحب جوئیہ مرحوم بعمر ۳۸ سال چار روز سخت بخار میں مبتلا ہونے کے باعث چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا میں وفات پا گئیں ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نیک عبادت گذار ہر ایک کے ساتھ ہمدردی سے پیش آتی تھیں صرف ایک لڑکا بعمر ۱۰ سال اپنے پیچھے یادگار چھوڑ گئیں ہیں بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری ہمشیرہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مرحومہ کے صاحبزادہ ملک شیر بہادر کو صبر جمیل عطا فرمائے اور نیز میری والدہ صاحبہ نے سول ہسپتال کوٹ علی شاہ ضلع جھنگ میں آنکھ کا اپریشن کروایا ہوا ہے انہیں ہمشیرہ صاحبہ کی وفات کی اطلاع ابھی تک نہیں دی گئی میری والدہ صاحبہ کی صرف یہی ایک لڑکی تھی جو کہ والدہ صاحبہ کو بہت پیاری تھی جب والدہ صاحبہ کو ہمشیرہ صاحبہ کی وفات کا علم ہوگا تو والدہ صاحبہ کو بہت صدمہ پہنچے گا احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری والدہ صاحبہ کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین

(والسلام راۓ شمشیر خاں جوئیہ ولد حاجی صالح محمد جوئیہ ربوہ ضلع جھنگ)

بشیر احمد صاحب خادم فوراً ربوہ پہنچ جائیں۔

چوہدری بشیر احمد صاحب خادم انسپکٹر تحریک جدید ضلع لائل پور اعلان ہذا پڑھتے ہی فوراً ربوہ پہنچ جائیں

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

"قطرہ قطرہ بہم شود دریا"

(از مکرم ناظم صاحب مال وقف جدید انجمن احمدیہ)

ایک مخلص احمدی تاجر دوست (جنہوں نے اپنا نام ظاہر کرنا پسند نہیں فرمایا) نے وقف جدید انجمن احمدیہ کی مالی اعانت کے لئے ایک نئی تجویز ارسال فرمائی ہے جس پر سب سے پہلے انہوں نے خود عمل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے ان کے خیال میں اگر ہر بڑا چھوٹا احمدی تاجر روزانہ ہر سو روپیہ کی بکری پر ایک آنہ وقف جدید کے لئے الگ کر دے تو اسے بھی قطعاً کوئی دقت محسوس نہ ہوگی اور سلسلہ کے لئے بھی ایک گرانقدر رقم اکٹھی ہو جائے گی

ان صاحب کا تخمینہ ہے کہ اس تجویز پر عمل کرنے سے وہ خود چھ سو روپے سے زائد چندہ وقف جدید کو سالانہ دے سکیں گے اور اسی طرح اگر سارے تاجر اس پر عمل کریں تو وقف جدید کے لئے عام چندہ وقف جدید سے زائد ایک لاکھ روپیہ اس مد میں جمع ہو سکتا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

خدا تعالیٰ ان کے مال اور ان کی تجارت میں برکت دے

تمام احمدی تاجر احباب سے گذارش ہے کہ اس نیک تحریک میں شامل ہو کر عند اللہ ماجور ہوں ہمیں یقین ہے کہ خدا کی راہ میں دیا ہوا یہ آنہ ان کے اموال میں کمی کرنے کی بجائے ہزاروں مزید آنے کھینچ لانے کا موجب ہوگا۔

درخواستہائے دعا

۱۔ میری صحت عموماً خراب رہتی ہے نیز میری والدہ صاحبہ بھی عرصہ سے بیمار ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت دے۔ نعیمہ روحی بنت چوہدری منیف احمد صاحب کوٹ رحمت بخش)

۲۔ میرا لڑکا ماسٹر اختر حسین عرصہ دو تین ماہ سے سخت بیمار ہے باوجود کافی علاج معالجہ کے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت عزیز مذکور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (عطاء اللہ خان۔ مالیرکوٹلے)

۳۔ خاکسار کی اہلیہ سعیدہ بیگم آنکھوں کی بیماری کی وجہ سے عرصہ دو ماہ سے سخت بیمار چلی آ رہی ہیں۔ جملہ احباب کرام اور خصوصاً درویشان قادیان مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمادیں۔

(قریشی عبد الستار دہڑی ہیانی ضلع سرگودھا)

(CURATIVE) کیوریٹو

زکام۔ بخار کھانسی۔ نزلہ۔ نمونیہ۔ سردرد گلے کی خرابی اور ہر نئی مرض کو فوری اور شافی علاج

قیمت فی پیکیٹ (چار خوراک) ۱۳ پیسے۔ بڑی شیشی ۲/۵۰ - چھوٹی شیشی ۵۰/-

★ ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ۔ ★ کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر۔ لاہور۔

فوری ضرورت ہے

تحریک جدید انجمن احمدیہ کے فارمز حیدرآباد ڈویژن میں ڈیزل انجن پر کام کرنے کے لئے دو ڈرائیوروں کی فوری ضرورت ہے۔

خواہش مند احباب اپنے کوائف اور صدر جماعت متعلقہ کی تصدیق کے ساتھ پتہ ذیل پر درخواست کریں یا بالمشافہ دفتری اوقات میں بات کریں۔

اسی طرح فارم کے باغ میں ایک مالی کی بھی ضرورت ہے ٹرینڈ اور تجربہ کار مالی کو حسب لیاقت تنخواہ دی جائے گی۔

(وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

قہقہوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر

ماہنامہ قہقہہ لاہور

تازہ شمارہ شائع ہو گیا ہے

اپنے قریبی بک سٹال سے خریدیئے

فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی تیار کردہ جرمناکس اور ہسپتال برانڈ فینائل استعمال کیجئے

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جارہی ہیں۔ تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرادیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۸۳۸:۔ میں امۃ الرحمٰن طاہرہ زوجہ محمود احمد صاحب قریشی قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ رجون ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا گذارہ اپنے خاوند کی آمد پر ہے۔ لیکن میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد بھی کوئی مزید جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری جائداد اور ترکہ میری وفات کے بعد جو بھی ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ تفصیل جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ مہر واجب الادا بذمہ خاوند	۳۰۰۰
۲۔ زیورات۔ ہار وزنی ۳ تولہ قیمتی	۳۹۰
۳۔ پینڈنٹ وزنی ۱ تولہ قیمتی	۱۳۰
۴۔ آویزے تین جوڑی وزن ۲½ تولہ	۲۹۳
۵۔ انگوٹھی دو عدد وزن ¾ تولہ قیمتی	۹۷
میزان	۳۹۱۰

خاکسارہ: امۃ الرحمٰن طاہرہ زوجہ محمود احمد صاحب قریشی مکان ۸۹ گلی ۱۲۷ نسبت روڈ لاہور دستخط

گواہ شد:۔ عبدالواحد خاں سیکرٹری وصایا حلقہ سول لائن لاہور

گواہ شد:۔ فقیر اللہ بقلم خود وصیت نمبر ۵۰۸ زعیم انصار اللہ حلقہ سول لائن لاہور ۲۶/۴/۶۲

نمبر ۱۶۸۳۹:۔ میں امۃ الکریم بیگم قمر بنت شیخ عبدالرحمٰن صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن تاندلیانوالہ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ رجولائی ۱۹۶۲ء بروز جمعہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے میرے والد صاحب محترم کی جانب سے مبلغ ۵/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ نیز میرے پاس مندرجہ ذیل زیور ہے:

۱۔ طلائی بجلیاں۔ وزن چھ ماشہ (ایک جوڑی)
۲۔ طلائی بندے۔ ساڑھے آٹھ ماشہ
۳۔ انگوٹھی۔ ڈھائی ماشے (ایک عدد)

کل وزن: ایک تولہ اور پانچ ماشہ جس کی قیمت مبلغ یکصد ستر روپے ہے۔

لہذا میں اپنے مندرجہ بالا جیب خرچ اور زیور کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں اور اگر اس کے بعد کوئی اور آمد یا جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد یا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی جائداد یا رقم اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد وصیت داخل کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی صورت میں وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الامۃ:۔ امۃ الکریم بیگم قمر بنت شیخ عبدالرحمان خاں نائب تحصیلدار ریٹائرڈ تاندلیانوالہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ عبدالرحمٰن والد موصیہ تاندلیانوالہ ضلع لائلپور۔

گواہ شد:۔ خاکسار عبدالوہاب موصی ۱۰۹۷۰ مرکزی سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی

نمبر ۱۶۸۴۰:۔ حمیدہ بیگم عرف شتاد بیوہ سید عبدالحی قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں میرا مہر مبلغ ۲۰۰۰/- روپے تھا جو میں اپنے خاوند کو بوقت وفات معاف کرچکی ہوں صرف ساڑھے بائیس ۲۲½ روپے ماہوار فوجی پنشن ملتی ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میری آمد میں کوئی اضافہ ہو یا کوئی جائداد مجھے ملی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نشان انگوٹھا: حمیدہ بیگم عرف شتا موصیہ

گواہ شد: مرزا انجم احمد ابن حضرت خلیفۃ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ محلہ دارالنصر ربوہ۔
گواہ شد:۔ مرزا خورشید احمد ولد مرزا عزیز احمد محلہ دارالصدر شرقی۔

نمبر ۱۶۸۴۱:۔ میں رابعہ بیگم زوجہ محمد سعید قوم تلتیار (مغل) پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چونڈہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ر جولائی ۱۹۶۲ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے دسویں (۱/۱۰) حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ۲۔ میرا مہر مبلغ پانچ صد روپیہ ہے جو کہ بذمہ میرے خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ ایک جوڑی کانٹے طلائی سوا تولہ جس کی قیمت اندازاً ایک سو ستر روپے ہے اس کے بھی دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ الامۃ:۔ رابعہ بیگم

گواہ شد:۔ محمد وارث سیکرٹری تبلیغ چونڈہ۔ گواہ شد:۔ محمد سعید انسپکٹر بیت المال خاوند موصیہ

نمبر ۱۶۸۴۲:۔ شکورا بیگم زوجہ رحیم اللہ قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۳۲ء ساکن حال کوئٹہ ڈاکخانہ کوئٹہ ضلع کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اس وقت کان کی بالیاں سونے کی طلائی ہیں جن کی قیمت تقریباً ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ ان کے دسویں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز ربوہ میں ایک قطعہ زمین جس میں ۱۴ مرلہ ۲۳۸ فٹ ہے۔ جو میرے خاوند رحیم اللہ نے مہر میں مجھے دیا ہے۔ جو قیمتاً ۴۱۰/- روپے میں خریدا ہوا ہے۔ میں اس کی بھی ۱/۱۰ کی وصیت کرتی ہوں اور میری زندگی میں اگر کوئی جائداد یا مزید آمد ہوئی تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو دیتی رہوں گی یا میری وفات کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وارث ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد بحساب اپنی وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرکے رسید حاصل کرلوں تو یہ رقم یا جائداد حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی۔ نقطہ۔ الامۃ:۔ شکورا بیگم زوجہ رحیم اللہ۔ گواہ شد:۔ محمد عیسےٰ خاں سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کوئٹہ مکان ۲-۳۰/۳۳ ہرکشن روڈ۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر محمد عبداللہ خاں صاحب مکان ۲-۲۸/۲۸ ہری کرشن روڈ۔ کوئٹہ۔

اعلان نکاح

میرے بھانجے عزیز منور احمد خان ولد محمد حیات خاں صاحب لوکا ڈو کا نکاح ہمراہ عزیزہ امۃ المنان بیگم بنت عبدالرشید خاں صاحب لاہور محترم ماسٹر فضل کریم صاحب حلقہ محمد نگر نے مبلغ ۲ ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۲ر اکتوبر بروز جمعۃ المبارک بمقام مسجد دارالذکر شاہو گڑھی لاہور میں پڑھا۔ عزیزہ خان عبدالمجید خاں صاحب آف ویرووال کی پوتی اور پروفیسر نعیم احمد خاں صاحب ایم۔ایس۔سی ٹی آئی کالج ربوہ کی بھتیجی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔ نیز دعا فرمادیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بھی باعث مسرت اور مبارک ہو۔

(حکیم عبدالقدیر کاغانی۔ سید مٹھا بازار۔ لاہور)

اہلِ اسلام کس طرح ترقی حاصل کرسکتے ہیں
کارڈ آنے پر۔ مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندرآباد دکن

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

"اعلیٰ قسم کے چاول کی نقل و حمل پر سے پابندیاں نہیں ہٹائی جائینگی"

چینی کا کنٹرول ختم کرنے کے سوال پر اعلیٰ سطح کے اجلاس میں غور کیا جائے گا (گورنر)

لاہور ۱۹ ر اکتوبر۔ صوبائی گورنر ملک امیر محمد خاں نے کہا ہے کہ حکومت عمدہ چاول کی نقل و حمل پر سے پابندیاں ہٹانے کے بارے میں غور نہیں کر رہی ہے۔ صوبائی حکومت نے ٹوٹے چاول کی نقل و حمل پر سے پابندیاں ہٹا دی ہیں اور وہ ٹوٹے چاول نہیں خریدے گی۔ آپ نے بتایا کہ آئندہ پیر کو ایک اعلیٰ سطح کی کانفرنس میں چینی پر سے کنٹرول ختم کرنے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔

گورنر مغربی پاکستان پشاور روانہ ہونے سے قبل یہاں ریلوے سٹیشن پر اخباری نمائندوں سے باتیں کر رہے تھے۔ آپ نے بتایا کہ اس کانفرنس میں گنا کاشت کرنے والوں اور چینی کے کارخانوں کے نمائندے بھی شرکت کریں گے۔ اس میں اس سوال پر بھی غور کیا جائے گا کہ آیا قیمتوں میں اضافہ کرنے کے باوجود چینی پر سے کنٹرول ختم کر دیا جائے یا نہ کیا جائے۔ صوبائی گورنر نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ بونس واؤچروں پر چینی کی درآمد کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا کیونکہ اس سے مارکیٹ میں استحکام رہتا ہے ایک اخباری نمائندے نے آپ سے دریافت کیا کہ صوبائی اسمبلی کا اجلاس کب شروع ہو گا؟ آپ نے کہا "ابھی کا اعلان قومی اسمبلی کے اجلاس کی تاریخ کا اعلان ہونے سے ایک دن بعد کر دیا جائے گا ہم چاہتے ہیں کہ صوبائی اسمبلی کا اجلاس قومی اسمبلی کے اجلاس سے قبل ہی ہو جائے۔ اگر قومی اسمبلی کا اجلاس وسط دسمبر میں کرنے کا اعلان کیا گیا تو صوبائی اسمبلی کا اجلاس وسط نومبر میں شروع کر دیا جائے گا" ملک امیر محمد خان نے کہا ہماری خواہش ہے کہ دونوں اجلاس الگ الگ موقعوں پر ہوں تاکہ ان پر زیادہ توجہ دی جا سکے۔"

پشاور میں ڈویژنل کمشنروں کی کانفرنس

پشاور ۱۹ ر اکتوبر۔ پشاور اور کوئٹہ ریجن کے کمشنروں کی ایک کانفرنس ۲۰۔ اکتوبر کو پشاور میں منعقد ہو گی۔ کانفرنس کی صدارت مغربی پاکستان کے گورنر ملک امیر محمد خان کریں گے۔ اس کانفرنس میں پشاور ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ کوئٹہ اور قلات کے کمشنر خاص علاقوں میں ترقیاتی کام کی رفتار پر غور کریں گے۔

امام یمن نے اپنی وفادار فوجوں کی کمان سنبھال لی

"یمنی حکومت عرب لیگ سے مداخلت کی درخواست کریگی" (جنرل صلال)

ریاض ۱۹ ر اکتوبر۔ یمن کے امام محمد البدر نے جن کے زندہ ہونے کے بارے میں روزانہ متضاد اطلاعات آرہی ہیں آج اپنے ریڈیو سے ایک نشری تقریر میں بتایا کہ انہوں نے وفادار فوجوں کی کمان سنبھال لی ہے اور اپنے چچا شہزادہ حسن کی قیادت میں یمن کی عارضی حکومت قائم کی ہے جو انقلابیوں کو پسپا کرنے کے منصوبے تیار کر رہی ہے اس کی اطلاع کل سعودی عرب ریڈیو نے دی۔

دریں اثنا انڈونیشیا اور کیوبا نے یمن کی انقلابی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق یمن کے نائب وزیر اعظم البیدانی نے کہا ہے کہ ہم یمن میں تمام غیر ملکی سفارت خانوں کو خواہ ان کے ممالک ہمیں تسلیم کریں یا نہ کریں جمہوری مراعات دیں گے۔ ایجنسی فرانس پریس نے یمنی انقلاب کے قائد جنرل عبداللہ صلال کے حوالے سے بتایا ہے کہ یمن عرب لیگ سے مداخلت کی درخواست کرے گا۔ تاکہ یمن اور سعودی عرب میں جنگ کو ختم کیا جا سکے" جنرل صلال کل اپنے دارالحکومت میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ سے جب پوچھا گیا کہ کیا یمن اپنے آپ کو سعودی عرب کے مقابلہ برسرپیکار سمجھتا ہے تو آپ نے کہا کہ ہم نے ہمیشہ امن کی حمایت کی ہے مگر جب ہمیں کسی طرف سے کوئی خطرہ لاحق ہوا تو ہمیں اپنا دفاع کرنا پڑے گا۔ شاہ سعود اور دوسرے دشمنوں کے خلاف دفاع کرنے کے لئے ہمارے پاس کافی فوجی طاقت موجود ہے۔

ایک اور اطلاع کے مطابق روس نے یمنی جمہوریہ کو کئی لاکھ ریال کی امداد دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس بارے میں حکومت یمن اور روسی وفد کے درمیان معاہدہ ہو گیا ہے۔ یہ روسی وفد ان دنوں یمن کا دورہ کر رہا ہے۔

مبلغ سکنڈے نیویا کا خیر مقدم

(بقیہ صفحہ اوّل)

تحریک جدید، محترم جناب مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ اور بعض دیگر ناظر و وکلاء صاحبان بھی آپ کو خوش آمدید کہنے کے لئے ریلوے اسٹیشن پر تشریف لائے ہوئے تھے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرکز سلسلہ میں آپ کا واپس آنا مبارک کرے اور آپ کو خدمت سلسلہ کی بیش از پیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین +

اعلان:۔ دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ میں چیچک کے ٹیکے لگنے شروع ہو گئے ہیں مندرجہ ذیل اوقات میں احباب اپنے بچوں کو ٹیکے لگوا لیں۔ روزانہ سوائے تعاطیل کے ۔۸ بجے صبح تا ۱ بجے بعد دوپہر

(چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ ر اکتوبر۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت پرسوں عصر کے وقت پہلے ہی طرح شدید دورہ ہونے کے باعث پھر ناساز ہو گئی تھی۔ عصر سے لے کر ساڑھے نو بجے تک چار یا پانچ مرتبہ دورہ ہوا اور بلڈ پریشر ۲۳۰ تک پہنچ گیا۔ ساڑھے نو بجے محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نے معائنہ کر کے مکرم ڈاکٹر مکرم ڈاکٹر محمد احمد صاحب کو علاج کے سلسلہ میں ضروری ہدایات دیں۔ ڈاکٹر صاحب ساری رات موجود رہ کر دیکھ بھال کرتے رہے۔ کل دن میں اور رات کو طبیعت اچھی رہی ـــ احباب جماعت التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ سالانہ کے ٹھیکہ جات

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ پر مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات دئے جاویں گے۔ ضرورت مند احباب سربمہر ٹنڈر بنام افسر صاحب جلسہ سالانہ دے کر ممنون فرماویں۔ لیکن یہ ضروری نہ ہوگا۔ کہ ٹھیکہ اسی شخص کو دیا جاوے جس کے ریٹ کم ہوں۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ اس امر کے مجاز ہوں گے کہ جس کو چاہیں ٹھیکہ دیں ٹنڈر دینے کی آخری تاریخ ۱/۱۱/۶۲ ہوگی۔ اس کے بعد ٹنڈر نہیں لیا جاوے گا

۱۔ ٹھیکہ گوشت گائے	۲۔ ٹھیکہ گوشت بکرہ
۳۔ ٹھیکہ نانبائیاں	۴۔ ٹھیکہ باورچیاں
۵۔ ٹھیکہ آٹا گندھائی وپیڑے کروائی	
۶۔ ٹھیکہ بہشتیاں	۷۔ ٹھیکہ روشنی
۸۔ ٹھیکہ صفائی	

(افسر جلسہ سالانہ ربوہ)

لجنہ اماء اللہ پشاور کا دوسرا سالانہ اجتماع

مورخہ ۷ راکتوبر مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں لجنہ اماء اللہ پشاور کا دوسرا سالانہ اجتماع منعقد ہوا جس میں مقامی لجنات کے علاوہ۔ مردان نوشہرہ اور کوہاٹ کی ممبرات بھی کافی تعداد میں شامل ہوئیں اس اجتماع میں حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے شمولیت کا وعدہ فرمایا تھا مگر افسوس ہے کہ بعض مجبوریوں کی بناء پر آپ تشریف نہ لا سکیں

اجتماع کے دو اجلاس منعقد ہوئے پہلا اجلاس لجنات کا اور دوسرا ناصرات کے لئے تھا کارروائی ساڑھے آٹھ بجے محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ ربوہ کی صدارت میں شروع ہوئی تلاوت قرآن کریم امۃ القیوم صاحبہ نے کی اور محترمہ امۃ الشافی صاحبہ صدر لجنہ نے اس کا ترجمہ و تفسیر سنائی۔ نظم طاہرہ نسرین ایم ایس سی نے پڑھی بعدہٗ خاکسارہ (امۃ الباسط بشریٰ جنرل سیکرٹری) نے دوران سال میں تمام شعبوں کی کارگذاری کی مفصل کارروائی پڑھ کر سنائی اس کے بعد محترمہ امۃ الشافی صاحبہ نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شفقت علی خلق اللہ کے پہلو پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کی مطبوعہ تقریر پڑھ کر سنائی

اس کے بعد علمی مقابلے شروع ہوئے جس میں تقاریر۔ دینی معلومات اور تلاوت قرآن کریم کے مقابلے شامل تھے اس کے بعد نماز باجماعت ہوئی پھر کھانے کے لئے وقفہ تھا کھانے کا انتظام مقامی لجنہ کی طرف سے کیا گیا تھا اس کے بعد ناصرات کا پروگرام شروع ہوا ناصرات کو دو گروپوں میں تقسیم کیا گیا تھا ان کے بھی تلاوت نظموں تقاریر اور کھیلوں کے مقابلے ہوئے آخر میں تقسیم انعامات کا پروگرام شروع ہوا محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ نے اول اور دوم آنیوالی بہنوں اور لڑکیوں کو انعامات تقسیم کئے اور تعلیمی امتحانات میں کامیاب ہونے والی ممبرات کو اسناد دیں اس کے بعد آپ نے اپنے اختتامی خطاب میں پشاور کی لجنہ اماء اللہ کی مساعی کو سراہا اور عملی رنگ میں اسلامی احکام کو اپنانے کی تلقین کی اس ضمن میں آپ نے بے پردگی اور فیشن پرستی کے رجحان کی مذمت کی آپ نے تحریک جدید اور وقف جدید کے چندوں میں حصہ لینے کی طرف بھی خاص طور پر توجہ دلائی بالآخر دعا پر یہ اجلاس برخاست ہوا

(خاکسارہ امۃ الباسط بشریٰ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پشاور)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔